ازعدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ:29جولائی1965

راجابھانوپرتاپ سنگھ

بنام

اسسٹنٹ کسٹوڈین اویکوی پراپرٹی یوپی

[کے این وانچو، ایم ہدایت اللہ اور جے سی شاہ، جسٹسز]

انتظامیہ متروکہ املاک ایکٹ(31، سال1950)، ذیلی دفعات10(1)و10(2)(m)اور(n)-دائرہ کار.

درخواست گزار ایک ایسے متروکہ شخص کے خلاف منی ڈگری کا مالک تھا جس کی جائیداد کسٹودین کو سونپی گئی تھی۔ ایڈمنسٹریشن آف متروکہ وقف املاک ایکٹ1950 کی دفعہ 17 کے تحت اس وقت تک اس کے خلاف کارروائی نہیں کی جاسکتی تھی جب تک کہ وہ کسٹودین کے سپرد رہے اور درخواست گزار اس ڈگری پر عمل درآمد کے لیے اقدامات نہیں کر سکتا تھا۔ لہٰذا انہوں نے ایکٹ کی دفعہ 10(2)(n) کے تحت کسٹودین کے پاس درخواست دی تاکہ نقل مکانی کرنے والے کے اثاثوں میں سے اپنے دعوے کی تسکین کی جاسکے۔ درخواست کو اس بنیاد پر مسترد کر دیا گیا تھا کہ کسٹودین کے پاس ریلیف دینے کا کوئی اختیار نہیں تھا اور اس حکم کی تصدیق کسٹودین جنرل نے نظر ثانی میں کی تھی۔

اس عدالت میں اپنی اپیل میں درخواست گزار نے دلیل دی کہ کسٹودین کو اس کے دعوے پر غور کرنا چاہئے تھا۔

حکم ہوا کہ: کسٹودین اور کسٹودین جنرل کی جانب سے جاری کردہ احکامات کو کالعدم قرار دیا جائے اور کارروائی کو کسٹودین کے حوالے کیا جائے تاکہ یہ سوالات

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and
integrity of this document

اٹھائے جا سکیں کہ آیا کسٹودین کی رائے میں درخواست گزار محافظ کے قبضے میں موجود فنڈز میں سے کسی بھی رقم کا حقدار تھا یا نہیں اور آیا متروکہ املاک کے انتظام و انصرام کے مقصد سے یا اسے قانون کے تحت اپنی ذمہ داریوں کو تسلی بخش طریقے سے نبھانے کے قابل بنانے کے لیے۔ کسٹودین کو دعوی کی گئی رقم ادا کرنی چاہئے۔[311 H; 312 A]

ایکٹ کی دفعہ 10 (1) عام طور پر کسٹودین کے اختیارات کا تعین کرتی ہے، اور دفعہ 10 (2) کی متنوع شقیں ان مخصوص مقاصد کی وضاحت کرتی ہیں جن کے لئے اختیارات کا استعمال کیا جا سکتا ہے۔ یہ شقیں باہمی طور پر مخصوص نہیں ہیں۔ شق (m) کے تحت ایکٹ 91 سال 1956 میں ترمیم سے قبل متروکہ شخص کی جانب سے واجب الادا قرضوں کی ادائیگی کے دعوے پر غور کرنے کا اختیار کسٹودین کو دیا گیا تھا، شق (n) کسٹودین کو یہ اختیار دیتی ہے کہ وہ متروکہ شخص یا اس کے خاندان کے کسی فرد یا کسی دوسرے شخص کو ادائیگی کرے۔ جو محافظ کی رائے میں نقل مکانی کرنے والے کی جائداد میں سے کسی بھی رقم کا حقدار ہے۔ 'کوئی اور شخص' کے الفاظ صرف ان افراد تک محدود نہیں ہیں جو نقل مکانی کرنے والے کے خاندان کے رکن ہیں، بلکہ ان میں دیگر افراد بھی شامل ہیں جو نقل مکانی کرنے والے سے رقم وصول کرنے کے حقدار ہیں۔ اس طرح، نقل مکانی کرنے والے کے قرضوں کی ادائیگی کا اختیار دفعہ 10 (2) کی شقوں (m) اور (n) دونوں کے تحت حاصل کیا گیا تھا۔ لہٰذا ترمیمی ایکٹ 1956 کے ذریعے قرضوں کی ادائیگی کے لیے کسٹودین کے اختیار کی شق (m) کو حذف کرنا اور اس کے نتیجے میں اس ایکٹ کے تحت بنائے گئے قواعد کے قاعدہ 22 کو حذف کرنا، جس کے ذریعے اس اختیار کو استعمال کرنے کے لیے مشینری فراہم کی گئی تھی، دفعہ 10 (2)(n) اور دفعہ 10 (1) کے ذریعے دیے گئے اختیارات کو متاثر نہیں کرتی۔ 8 سال سے کم میں انتظام کرنے کا اختیار. 10 (1) صرف نقل مکانی کرنے والے کی طرف سے انتظام کرنے کا اختیار نہیں ہے تاکہ کسٹودین کو صرف نقل مکانی کرنے والے کے اثاثوں کی بازیابی اور جمع کرنے کا اختیار دیا جائے۔ اس میں اپنی ذمہ داریوں کو نبھانے کا اختیار بھی شامل ہے، ایسے قرضوں

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and
integrity of this document

کی ادائیگی کرنا جو کسٹودین کی رائے میں، نقل مکانی کرنے والے پر لازم ہیں۔[307 C; 309 C-D; 311 C-E]

دیوانی عدالت کی ڈگری اس سوال کا فیصلہ کن نہیں ہے کہ کیا دعویٰ کرنے والا شخص اس رقم کا حقدار ہے جس کا دعویٰ کیا گیا ہے۔ یہ کسٹودین پر منحصر ہے کہ وہ اس بات کا تعین کرے کہ آیا وہ اتنا حقدار ہے یا نہیں۔ کسٹودین کو اس سوال پر اپنی "رائے" قائم کرنی ہو گی، اور اپنی رائے قائم کرنے میں، اسے عدالتی طور پر کام کرنا چاہئے نہ کہ من مانے طریقے سے۔[311 F-G]

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبری 124، سال 1963۔

نئی دہلی نمبر 1961/UP/R/472 کے 22 جنوری 1962 ڈپٹی کسٹودین جنرل آف انڈیا کے فیصلے اور حکم سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل۔

اپیل کنندہ کی طرف سے ایس ایس شکلا۔

جواب دہندہ کی طرف سے گوپال سنگھ اور آر این سچتھی۔

عدالت کا فیصلہ جسٹس شاہ نے سنایا۔

شاہ، جسٹس رانی منراج کور نے اتر پردیش میں نواب محمد علی خان قزلباش زمیندار، علی آباد اسٹیٹ کے خلاف لکھنؤ کے ماتحت جج کی عدالت میں دائر دو مقدمات نمبر 9، سال 1932 اور 42، سال 1932 میں رقم کے ڈگری حاصل کیے۔ وقتاً فوقتاً زمیندار کے خلاف ڈگری رکھنے والے کی طرف سے اجراء درخواستیں دائر کی گئیں، لیکن کچھ بھی برآمد نہیں ہوا۔ رانی منراج کور کا انتقال یکم اکتوبر 1941 کو ہوا اور اپیل کنندہ کو ان کے وارث اور قانونی نمائندے کے طور پر ریکارڈ پر لایا گیا۔ نواب محمد علی خان قزلباش بھی انتقال کر گئے اور پانچ افراد جن میں ایک نواب علی رضا خان بھی شامل تھا، کو اجراء ڈگری کی کارروائی میں قانونی نمائندے کے طور پر گردوایا گیا۔

جنوری 1950ء میں نواب علی رضا خان (علی آباد اسٹیٹ کے تعلقہ دار) جو کافی حد تک واحد مدیون تھے جن کی جائداد سے واجب الادا رقم کی وصولی واجب الادا تھی، ہجرت کر کے پاکستان چلے گئے اور انہیں ایڈمنسٹریشن آف متروکہ املاک آرڈیننس 27

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and
integrity of this document

سال 1949 کی دفعات کے تحت متروکہ قرار دے دیا گیا جس کی جگہ بعد میں ایڈمنسٹریشن آف متروکہ املاک ایکٹ 31 سال 1950 نے لے لی۔: متروکہ املاک کے کسٹودین نے متروکہ وقف املاک کی جائیداد پر قبضہ کر لیا اور درخواست گزار کے کہنے پر سول جج بہرائچ کی جانب سے جائیداد پر عائد ضبطی کو ہٹانے کے لئے لکھنؤ کے سول جج کو درخواست دی۔ لکھنؤ کے سول جج نے 22 جولائی 1950 کے حکم کے ذریعہ ہدایت دی کہ دونوں ڈگریوں میں جاری "ٹرانسفر سرٹیفکیٹ" کو واپس لیا جائے اور کاغذات کو ریکارڈ میں بھیج دیا جائے۔ سول جج کے حکم کے خلاف اپیل گزار نے الہ آباد ہائی کورٹ میں لکھنؤ اپیل کو ترجیح دی۔ ہائی کورٹ نے 22 فروری 1960ء کے حکم میں کہا تھا کہ جب تک کسٹودین متروکہ وقف املاک ایکٹ کی دفعہ 17 کے تحت متروکہ وقف افراد کی املاک کا انتظام سنبھالتا ہے، جب تک اس ایکٹ کی دفعات کے تحت جائیداد کسٹودین کے پاس رہتی ہے، اس کے خلاف کسی بھی طرح سے کسی بھی عدالت کے حکم یا حکم پر عمل درآمد کے لئے کارروائی نہیں کی جا سکتی ہے۔ دیگر اتھارٹی.

درخواست گزار نے 27 ستمبر 1960 کو انتظامیہ متروکہ وقف املاک ایکٹ 1950 کی دفعہ 10(2)(n) کے تحت ایک حکم کے لیے کسٹودین کو درخواست دی جس میں ہدایت کی گئی کہ نواب علی رضا خان کی جائداد کے اثاثوں میں سے مقدمہ نمبر 9، سال 1932 اور 42 میں دو ڈگریوں کے تحت 1,27,638/2/2 روپے کے ان کے دعوے کو پورا کیا جائے۔ یوپی لکھنؤ کے متروکہ وقف املاک کے اسسٹنٹ کسٹودین جنرل نے کسٹودین کے اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے درخواست کو یہ کہتے ہوئے مسترد کر دیا کہ ان کے پاس درخواست گزار کو راحت دینے کا کوئی اختیار نہیں ہے۔ اپنے نظر ثانی کے دائرہ اختیار کا استعمال کرتے ہوئے کسٹودین جنرل متروکہ وقف املاک، نئی دہلی نے اس حکم کی تصدیق کی اور درخواست گزار نے خصوصی اجازت کے ساتھ اس حکم کے خلاف اپیل کی ہے۔

اس اپیل میں جس سوال کا تعین کیا جائے گا وہ یہ ہے کہ کیا کسٹودین انتظامیہ متروکہ وقف املاک ایکٹ کی دفعہ 7 کے تحت کسٹودین کے پاس موجود اثاثوں میں سے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and
integrity of this document

اپنے واجبات کی تسکین کے لئے نقل مکانی کرنے والے کے خلاف رقمِ ڈگری کے حامل کے دعوے پر غور کرنے کا حق رکھتا ہے۔ کسٹودین کا خیال تھا کہ اس کے پاس ایسی کوئی طاقت نہیں ہے، اور کسٹودین جنرل نے اس سے اتفاق کیا۔ ایکٹ کی دفعہ 10 عام طور پر کسٹودین کے اختیارات اور فرائض سے متعلق ہے۔ ذیلی دفعہ (1) کے ذریعہ یہ فراہم کیا گیا ہے:

"اس سلسلے میں بنائے جانے والے کسی بھی قواعد کی دفعات کے تابع، کسٹودین ایسے اقدامات کر سکتا ہے جو وہ کسی بھی متروکہ املاک کے تحفظ، انتظام، سنبھالنا اور بندوبست کے مقاصد کے لئے ضروری یا مناسب سمجھتا ہے اور عام طور پر اس مقصد کے لئے کہ وہ اس ایکٹ کے ذریعہ یا اس کے تحت اس پر عائد کردہ فرائض میں سے کسی کو اطمینان بخش طریقے سے ادا کرنے کے قابل بنائے اور کر سکتا ہے، اس طرح کے کسی بھی مقصد کے لئے، جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے، تمام اعمال کریں اور اس کے لئے ضروری یا حادثاتی تمام اخراجات برداشت کریں."

ذیلی دفعہ (2) میں کہا گیا ہے:

"ذیلی دفعہ (1) میں شامل دفعات کی عمومیت پر بغیر مظرت، کسٹودین، مذکورہ بالا مقاصد میں سے کسی کے لئے،-

.....

(n) نقل مکانی کرنے والے کو یا اس کے خاندان کے کسی رکن کو یا کسی دوسرے شخص کو ادا کرنا جیسا کہ کسٹودین کی رائے میں اس کے قبضے میں موجود رقم میں سے کسی بھی رقم کا حق دار ہے۔

دفعہ 10 کی ذیلی شق (2) کے تحت کسٹودین کے مخصوص اختیارات اور فرائض متعین کیے گئے ہیں۔ یہ ذیلی دفعہ (1) کے تحت عام اختیارات اور فرائض کی وضاحت کرتا ہے۔ یہ دلیل کہ شق (n) میں "کسی دوسرے شخص" کی اصطلاح کو "نقل مکانی کرنے والے" یا "اس کے خاندان کے کسی بھی رکن" کے ساتھ تشبیہ دی جانی چاہیے، ہمارے فیصلے میں کوئی طاقت نہیں ہے۔ وضاحت کا قاعدہ اس جگہ لاگو ہوتا ہے جہاں

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and
integrity of this document

ایک عام لفظ اپنے جیسے ہی نوعیت کے مخصوص اور مخصوص الفاظ کی پیروی کرتا ہے: اس کا کوئی اطلاق نہیں ہے جہاں مقننہ کی طرف سے کوئی جینس یا زمرہ ظاہر نہیں کیا گیا ہے۔ اس شق کا مقصد کسٹودین کو یہ ذمہ داری تفویض کرنا ہے کہ وہ متروکہ شخص یا اس کے خاندان کے کسی رکن یا کسی دوسرے شخص کو ادائیگی کرے جو محافظ کی رائے میں متروکہ کی جائیداد میں سے کسی بھی رقم کا حقدار ہے۔ محافظ کے اختیارات اور فرائض بلاشبہ ذیلی دفعہ (2) کے تحت ذیلی دفعہ (1) میں بیان کردہ مقاصد کے لئے استعمال کیے جائیں گے یعنی کسی بھی متروکہ املاک کی حفاظت، انتظام، سنبھالنا اور بندوبست کے لئے اور عام طور پر اس مقصد کے لئے کہ وہ اپنے اوپر عائد کردہ فرائض میں سے کسی کو بھی اطمینان بخش طریقے سے انجام دے سکے۔ ان مقاصد کی حدود اور وسعت کا تعین کرنے کے لیے سب سے پہلے اس بات کا تعین کیا جانا چاہیے کہ اس کے پاس موجود محصور شخص کی جائداد کے کسٹودین کی حیثیت کیا ہے۔ دفعہ 7(1) کے تحت کسٹودین کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ تفتیش کے بعد کسی بھی جائیداد کو ایکٹ کے معنی کے تحت متروکہ املاک قرار دے، اور اس طرح اعلان کردہ جائیداد کو دفعہ 8 میں بیان کردہ تاریخ سے کسٹودین کے پاس سمجھا جاتا ہے۔ لیکن کسٹودین کو جائیداد کی منتقلی ایکٹ کے مقاصد کے لئے ہے یعنی انتظامیہ اور انتظام کے لئے۔ اس ایکٹ کے مقاصد کے لیے کام کرنے سے کسٹودین جائیداد کا مالک نہیں بن سکتا: وہ اسے نقل مکانی کرنے والے کے لیے رکھتا ہے اور ایکٹ کے ذریعے فراہم کردہ طریقے سے اس کا انتظام کرنے کا پابند ہوتا ہے۔ جائیداد کی تقسیم پارلیمنٹ کے ذریعہ نافذ کردہ قانونی دفعات پر منحصر ہونی چاہئے۔ ایکٹ 22، سال 1951 کے ذریعہ ترمیم شدہ ایکٹ کی دفعہ 17(1) کے تحت یہ اہتمام کیا گیا تھا کہ:

"بیان میں مزید کہا گیا ہے کہ اس ایکٹ کے تحت کوئی بھی متروکہ املاک جو اس ایکٹ کی دفعات کے تحت محافظ کے پاس ہے یا سمجھی جاتی ہے، اس وقت تک کسی بھی عدالت یا اتھارٹی کے حکم یا حکم پر عمل درآمد کے دوران کسی بھی طرح سے کارروائی کی جا سکتی ہے۔ اور انتظامیہ متروکہ وقف املاک (ترمیمی) ایکٹ، 1951 کے نفاذ کے بعد ایسی

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and
integrity of this document

کسی بھی جائیداد کے سلسلے میں وصول کنندہ کی تقرری کے لئے کوئی ضبطی یا حکم امتناع یا حکم اس طرح کے آغاز پر لاگو نہیں ہوگا اور اسے کالعدم سمجھا جائے گا۔

ذیلی دفعہ کا دوسرا حصہ ایکٹ 1951ء کے نفاذ کی تاریخ پر کسی بھی متروکہ املاک کی ضبطی یا وصول کنندہ کی تقرری سے بچنے یا حکم امتناع یا حکم سے متعلق ہے اور پہلا حصہ اس وقت تک متروکہ املاک کا سہارا لینے کا حکم دیتا ہے جب تک کہ یہ کسٹودین کے سپرد رہے۔ جائیداد کے خلاف کسی بھی دعوے کی تسکین حاصل کرنے کے لئے کسی بھی عدالت یا اتھارٹی کے عمل کے ذریعہ. دفعہ کی زبان سے یہ بات واضح ہے کہ چاہے یہ دعویٰ متروکہ لینے والے کے خلاف ہو یا اس کے ذریعے کیے گئے انتظامیہ کے کسی کام سے پیدا ہونے والے کسٹودین کے خلاف ہو، کسی بھی عدالت یا دیگر اتھارٹی کے کسی ڈگری یا حکم پر عمل درآمد میں متروکہ املاک کو ضبط نہیں کیا جا سکتا۔ اس طرح مقننہ نے عدالتوں اور حکام کے دائرہ اختیار کو مکمل طور پر خارج کر دیا ہے کہ وہ کسٹودین یا نقل مکانی کرنے والے کے خلاف جاری کردہ ڈگری یا احکاماتِ عدالت پر عمل درآمد کریں تاکہ کسٹودین کے پاس موجود جائیداد کے خلاف کارروائی کی جا سکے۔ ارادہ واضح طور پر یہ ہے کہ انتظامیہ عدالتوں یا دیگر حکام کے احکامات یا احکامات عدالت یا دیگر اختیار کنندگان پر عمل درآمد کے عمل میں کسی مداخلت کے بغیر ایکٹ کے مقاصد کے لئے جاری رہے گی۔ لیکن ایسا لگتا ہے کہ مقننہ کا ارادہ یہ نہیں ہے کہ کسٹودین کو نقل مکانی کرنے والے کی جائیداد جمع کرنے کا حق ہونا چاہئے اور اس کے قرضوں اور ذمہ داریوں کو پورا کرنے کی ذمہ داری نہیں ہونی چاہئے۔ کسٹودین کے وکیل کی یہ دلیل کہ کسٹودین صرف جائیداد کا انتظام کرنے کے لئے ہے اور اسے نقل مکانی کرنے والے کے واجب الادا قرضوں کی ادائیگی یا نقل مکانی کرنے والے کی ذمہ داریوں کی ادائیگی کے اختیارات کے ساتھ سرمایہ کاری نہیں کی جاتی ہے، دفعہ 10 کی شرائط اور اسکیم کے ذریعہ برداشت نہیں کیا جاتا ہے۔ دفعہ 10(1) کے تحت تفویض کردہ اختیارات اور فرائض متروکہ املاک کے تحفظ، انتظام، سنبھالنا اور بندوبست کے مقاصد کے لئے ہیں، اور مقننہ کو یہ فرض کرکے کہ "نظم و نسق" کا استعمال اسی معنی میں کیا جاتا ہے جیسے "انتظام" کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔ ایک بار

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and
integrity of this document

پھر، ذیلی دفعہ (2) یہ واضح کرتی ہے کہ تفویض کردہ اختیارات اور عائد کردہ فرائض صرف نقل مکانی کرنے والے کے قانونی ایجنٹ کی حیثیت سے انتظامیہ کے لئے حادثاتی نہیں ہیں۔ مثال کے طور پر، کسٹودین کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ وہ تمام صوابدید کے ساتھ نقل مکانی کرنے والے کے کاروبار کو انجام دے سکے: وہ ان عمارتوں کو مکمل کرنے کا حقدار ہے جن کی تکمیل ضروری ہے، متروکہ املاک کو اچھی مرمت میں رکھنا، اور نقل مکانی کرنے والے کی وجہ سے کسی بھی قرض کی وصولی کے لئے ضروری اقدامات کرنے کا حق ہے۔ دیکھیں دفعہ 10 کی ذیلی دفعہ (2) کے (d) (e) اور (i)، شق (j) کے تحت کسٹودین کو یہ اختیار بھی دیا گیا ہے کہ وہ نقل مکانی کرنے والے کی جانب سے کسی بھی دیوانی یا ریونیو عدالت میں کوئی قانونی کارروائی شروع کرے، دفاع کرے یا جاری رکھے: اسے یہ اختیار دیا گیا ہے کہ وہ متروکہ اور کسی دوسرے شخص کے درمیان تنازعات کو ثالثی کے لیے بھیج سکتا ہے یا متروکہ کی جانب سے کسی بھی دعوے، قرضوں یا واجبات پر سمجھوتہ کر سکتا ہے۔ شق (j) سے مراد اس دعوے کو پورا کرنے کا اختیار اور اس کی مشترکہ ذمہ داری ہے جس کا تعین کسی بھی دیوانی یا ریونیو عدالت میں قائم، دفاع یا جاری رکھنے والی کسی بھی قانونی کارروائی میں کیا جا سکتا ہے، یا نقل مکانی کرنے والے کے خلاف دیا جا سکتا ہے، یا سمجھوتے کی بنیاد پر قبول کیا جا سکتا ہے یا کیا جا سکتا ہے۔ اگر کسٹودین کی دلیل کو قبول کر لیا جائے تو اس کا نتیجہ کچھ حد تک چونکا دینے والا نتیجہ نکلے گا کہ کسٹودین کی طرف سے یا اس کے خلاف شروع کی گئی یا جاری کارروائی میں نقل مکانی کرنے والے کے حق میں دیا گیا ڈگری یا فیصلہ کسٹودین کی طرف سے نافذ کیا جا سکتا ہے، لیکن متروکہ کی جائیداد متروکہ کے تمام دعوؤں، ذمہ داریوں اور ذمہ داریوں سے آزاد رہتی ہے۔ چاہے مجاز عدالت کی طرف سے حکم دیا گیا ہو یا اس کے ذریعہ کیا گیا اور قبول کیا گیا ہو۔ قانون میں ایسی کوئی چیز نہیں ہے جو ہمیں اس عدم مساوات کو قبول کرنے پر مجبور کرتی ہو۔ شق (n) میں استعمال ہونے والے الفاظ جو کسٹودین کو اختیار دیتے ہیں کہ وہ اپنے قبضے میں موجود فنڈز میں سے کسی بھی رقم کو "کسی دوسرے شخص" کو ادا کر سکتا ہے وہ ان افراد تک محدود نہیں ہیں جو نقل مکانی کرنے والے کے خاندان کے ممبر ہیں۔ ان میں

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and
integrity of this document

دیگر افراد بھی شامل ہیں جو نقل مکانی کرنے والے سے رقم وصول کرنے کے حقدار ہیں۔

دیوانی یا ریونیو عدالت کی ڈگری یا کسی اور اتھارٹی کا حکم، اس پر عمل کیا جانا چاہیے، نہ کہ متروکہ املاک کے خلاف دعوے کی صداقت یا قبولیت کے بارے میں فیصلہ کن۔ یہ کسٹودین پر منحصر ہے کہ وہ دعوے کی صداقت سے مطمئن ہو۔ کسٹودین کو اس بات کا تعین کرنا ہو گا کہ آیا نقل مکانی کرنے والے کے خلاف دعویٰ کرنے والا شخص دعوے کے حق کا حقدار ہے یا نہیں، اور اگر وہ مطمئن ہے، تو اس دعوے کو اس کے قبضے میں موجود رقم سے خارج کیا جا سکتا ہے۔ لیکن "کسٹودین کی رائے میں" کے اظہار کے استعمال سے اس کا مقصد کسٹودین کو من مانی اختیار کے ساتھ سرمایہ کاری کرنا نہیں تھا۔ تمام حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے اس بات کا تعین کرنا کہ کب نقل مکانی کرنے والے یا اس کے خاندان کے کسی فرد یا کسی اور شخص کی طرف سے رقم کی ادائیگی کا دعویٰ کیا جاتا ہے، کیا وہ حقیقی ہے اور اگر کسٹودین کی رائے میں ایسا شخص ادائیگی کا حقدار ہے تو اسے مطمئن کرے۔ اگر کسی ایسے شخص کی طرف سے یہ دعویٰ کیا جاتا ہے کہ وہ نقل مکانی کرنے والے کا قرض دہندہ ہے اور وہ کسٹودین کو مطمئن کرتا ہے کہ وہ کسی بھی رقم کا حقدار ہے، تو عام طور پر کسٹودین اپنے قبضے میں موجود فنڈز میں سے نقل مکانی کرنے والے کی ذمہ داریوں کو پورا کرنے میں حق بجانب ہو گا۔

لیکن کسٹودین کے وکیل دفعہ 10(2)(m) کی شرائط پر انحصار کرتے ہیں جیسا کہ وہ اصل میں ایکٹ 91، سال 1956 کے ذریعہ ترمیم اور ایکٹ کے تحت وضع کردہ قاعدہ 22 کو حذف کرنے سے پہلے موجود تھے، اس دلیل کی حمایت میں کہ پارلیمنٹ نے جان بوجھ کر نقل مکانی کرنے والے کے واجب الادا قرضوں کی ادائیگی کے دعوے پر غور کرنے کا اختیار چھین لیا ہے۔ دفعہ 10(2)(m)، جیسا کہ یہ اصل میں کھڑا تھا، بشرطیکہ:

"حکومت یا کسی مقامی اتھارٹی کو ٹیکس، ڈیوٹی، سیس اور نرخوں کی ادائیگی سمیت کوئی بھی خرچ برداشت کرنا یا نقل مکانی کرنے والے کے کسی بھی ملازم کو واجب الادا رقم

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and
integrity of this document

یا کسی بھی شخص کو نقل مکانی کرنے والے کی طرف سے واجب الادا کسی بھی قرض کے بارے میں"

ایکٹ کی دفعہ 56 کے تحت اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے قائدہ 22 کے تحت ایسے افراد کی جانب سے کلیمز کے اندراج کا اہتمام کیا گیا تھا جو کسی بھی متروکہ یا کسی بھی املاک سے ادائیگی حاصل کرنے کا دعویٰ کرتے ہیں، چاہے وہ کسی قرض کی دوبارہ ادائیگی میں ہو یا کسی اور صورت میں، کسٹودین کو درخواست پیش کر کے۔ کسٹودین شق (2) کے تحت دعویٰ درج کرنے کا حق رکھتا تھا جہاں اسے مجاز عدالت کے ڈگری یا 14-8-1947 سے پہلے انجام دیئے گئے اور رجسٹرڈ ڈیڈ کے ذریعہ یا 14-8-1947 کو یا اس کے بعد یا اس کے بعد عمل میں لائے گئے اور رجسٹرڈ ڈیڈ کے ذریعہ اس کی حمایت کی گئی تھی، اور جس لین دین کے سلسلے میں ڈیڈ پر عمل کیا گیا تھا اور رجسٹرڈ کیا گیا تھا، اس کی تصدیق کسٹودین نے کی تھی، یا جہاں یکم مارچ 1947ء سے پہلے خود نقل مکانی کرنے والے کی طرف سے تحریری طور پر کوئی اعتراف کیا گیا ہو یا جہاں اس طرح کا دعویٰ ذیلی قاعدہ (1) کی وضاحت میں مذکور نوعیت کا ہو اور جائیداد کی منتقلی جس کے بارے میں دعویٰ کیا گیا تھا، ایک حقیقی لین دین تھا۔ اگر دعویٰ ذیلی قاعدہ (2) کے تحت نہیں آتا ہے تو کسٹودین کو دعویدار کو دیوانی عدالت میں اپنا دعویٰ ثابت کرنے کی ہدایت کرنی ہوگی۔ ذیلی قواعد (3) اور (4) فراہم کیے گئے ہیں:

"(3) محض دعوے کا اندراج دعویدار کو ادائیگی کا اہل نہیں بنائے گا اور کسٹودین ریکارڈ کی گئی وجوہات کی بناء پر ادائیگی سے انکار کر سکتا ہے۔

(4) کسٹودین کو دی گئی جائیداد سے پہلے نقل مکانی کرنے والے کے ذریعہ لیا گیا کوئی بھی قرض مرکزی حکومت یا کسٹودین جنرل کی منظوری کے بغیر ادا نہیں کیا جائے گا۔"

ذیلی قاعدہ (4) کی وضاحت میں ایسے معاملوں کی نشاندہی کی گئی ہے جن میں مرکزی حکومت کی منظوری ضروری نہیں تھی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and
integrity of this document

ایڈمنسٹریشن آف متروکہ املاک ایکٹ 1950 میں ایکٹ 91 سال 1956 کے ذریعے ترمیم کی گئی اور دفعہ 10(2)(m) میں "یا کسی بھی ملازم کے واجب الادا یا کسی بھی شخص کو واجب الادا کسی بھی رقم" کو حذف کر دیا گیا۔ اس کے بعد مرکزی حکومت نے 20 فروری 1957 کو قاعدہ 22 کو حذف کرنے کا حکم جاری کیا۔ اس قانون سازی کی پیش رفت پر انحصار کرتے ہوئے، یہ خیال کیا گیا تھا کہ نقل مکانی کرنے والے کی طرف سے واجب الادا قرضوں کی ادائیگی کے دعوے کو قبول کرنے کا ایک واضح اختیار کسٹودین کو دفعہ 10(2)(m) کے ذریعہ تفویض کیا گیا تھا اور قاعدہ 22 میں اس اختیار کے استعمال کے لئے مشینری فراہم کی گئی تھی، اور مقننہ نے اس شق کو حذف کر دیا تھا جس میں کسٹودین کو قرضوں کی ادائیگی کا اختیار اور اس سلسلے میں مشینری استعمال کرنے کا اختیار دیا گیا تھا، ایسا کوئی اختیار کسٹودین کے پاس نہیں رہا۔

تاہم ہم اس بات پر اتفاق کرنے سے قاصر ہیں کہ دفعہ 10(2)(m) میں کی گئی ترمیم اور قاعدہ 22 کو حذف کرنے کی وجہ سے دفعہ 10(2)(n) کے تحت کسٹودین کو حاصل اختیارات کو محدود رکھا جانا چاہئے۔ دفعہ 10 کی ذیلی دفعہ (1) عام طور پر کسٹودین کے اختیارات کا تعین کرتی ہے، اور ذیلی دفعہ (2) میں متنوع شقیں ان مخصوص مقاصد کی وضاحت کرتی ہیں جن کے لئے اختیارات کا استعمال کیا جا سکتا ہے، اور یہ سوچنے کی کوئی وجہ نہیں ہے کہ ذیلی دفعہ (2) کی شقیں باہمی طور پر مخصوص ہیں۔ اگر قرضوں کی ادائیگی کا اختیار شق (m) اور (n) دونوں کے تحت حاصل کیا گیا تھا، جیسا کہ ظاہر ہوتا ہے، تو اس شق کو حذف کر دیا گیا جس کے تحت کسٹودین کو شق (m) سے کسی شخص کو واجب الادا قرضوں کی ادائیگی کا اختیار حاصل تھا اور قاعدہ 22 میں قرضوں کے اندراج کے لیے مشینری قائم کی گئی تھی۔ ذیلی دفعہ (2) اور دفعہ 10(1) کے ذریعہ شق (n) کے ذریعہ تفویض کردہ اختیارات کو متاثر کریں۔ ہمارے فیصلے میں انتظامی اختیارات صرف نقل مکانی کرنے والے کی طرف سے انتظام کرنے کا اختیار نہیں ہے تاکہ کسٹودین کو صرف نقل مکانی کرنے والے کے اثاثوں کی بازیابی اور جمع کرنے کا اختیار دیا جائے، بلکہ وہ اپنی ذمہ داریوں کو بھی پورا کرے۔ ذیلی دفعہ (2) کی متنوع شقوں کو مد نظر رکھتے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and
integrity of this document

ہوئے مذکور مقاصد کے لئے انتظام کرنے کے اختیارات میں ایسے قرضوں کی ادائیگی کا اختیار بھی شامل ہے جو کسٹودین کی رائے میں نقل مکانی کرنے والے پر لازم ہیں۔ شق (n) میں اس اختیار کا مخصوص استعمال جس میں کسٹودین کو کسی دوسرے شخص کو ادائیگی کرنے کا اختیار دیا گیا ہے جو کسٹودین کی رائے میں کسی بھی رقم کا حقدار ہے اس نتیجے کی حمایت کرتا ہے۔

جیسا کہ پہلے ہی مشاہدہ کیا جا چکا ہے، عدالتِ دیوانی کی ڈگری اس سوال کا فیصلہ کن نہیں ہے کہ آیا دعویٰ کرنے والا شخص اس رقم کا حقدار ہے جس کا اس نے دعویٰ کیا ہے۔ یہ کسٹودین پر منحصر ہے کہ آیا دعویدار اپنے قبضے میں موجود فنڈز میں سے اس کے ذریعہ دعوی کی گئی رقم وصول کرنے کا حقدار ہے یا نہیں۔ یقیناً اس سوال پر انہیں اپنی "رائے" قائم کرنی ہو گی، اپنی رائے قائم کرنے میں انہیں عدالتی طور پر کام کرنا ہو گا نہ کہ من مانی سے۔ چونکہ مندرجہ ذیل ٹریبونلز نے ان کے سامنے اٹھائے گئے دعوے کا تعین صرف اس پر غور کرنے کے دائرہ اختیار کے سوال پر کیا ہے نہ کہ قابلیت کی بنیاد پر، ہم اپیل کنندہ کے حق میں کوئی مؤثر حکم جاری کرنے سے قاصر ہیں۔ لہذا کسٹودین اور کسٹودین جنرل کی طرف سے جاری کردہ احکامات کو کالعدم قرار دیا جانا چاہئے اور کارروائی کو کسٹودین کے حوالے کیا جانا چاہئے تاکہ اس سوال کا تعین کیا جا سکے کہ آیا کسٹودین کی رائے میں درخواست گزار اپنے قبضے میں موجود فنڈز میں سے کسی بھی رقم کا حقدار ہے یا آیا مترو کہ املاک کے انتظام و انصرام کے مقصد سے یا اسے ایکٹ کے تحت اپنے فرائض کو اطمینان بخش طریقے سے انجام دینے کے قابل بنانے کے لئے دعوی کی گئی رقم ادا کی جانی چاہئے۔

لہٰذا اپیل کی اجازت ہے۔ کسٹودین کی طرف سے اس اپیل میں اپیل کنندہ اپنے اخراجات کا حقدار ہو گا۔

اپیل کی اجازت ہے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and
integrity of this document